

اسلامیات

سوال نمبر ۲:

زکوٰۃ کی اہمیت اور فلسفہ بیان کریں۔ اس کے روحانی اخلاقی سماجی فوائد بھی بیان کریں۔

جواب:

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے بہت واضح الفاظ میں سورۃ الزاریٰ میں فرمادیا **وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون** یعنی تم میں نے انسان و جنات کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ پھر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے عبادات بھی بتا دیں کہ کون کون سی عبادات فرض ہیں اور کن کن شرائط کے ساتھ فرض ہیں۔ فرض عبادات دو قسم کی ہیں مالی اور دینی۔ زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے جو کہ مسلمانوں پر چند شرائط کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔ زکوٰۃ کی معاشرتی نظام کے استحکام آئے بہت اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس کا تعلق مال سے ہے چاہے ہو وہ بیہوشی کی صورت میں ہو، زمین یا پیرا پٹی کی صورت میں، جانور مویشی کی صورت میں یا پھر سونا اور چاندی کی صورت میں ہو۔ زکوٰۃ کے ایک مسلمان کی روحانی اور اخلاقی زندگی پر بہت مثبت اثرات ہیں اور اس کے سماجی فوائد بھی ہیں معیشت اور معاشرے پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی اثر رکھتی ہے اور یہ حالت میں بہتری اور ترقی کا باعث ہے۔

زکوٰۃ کی تعریف:

زکوٰۃ لغت میں پاک کرنے کو کہتے ہیں یعنی کسی چیز کو صاف کرنا۔ زکوٰۃ کے معنی میں بھی ہے۔ جب سال میں سے زائد حصہ نکال دیا جائے تو صاف کرنا ہے۔

اصطلاحاً زکوٰۃ کہتے ہیں کہ حامل نصاب شخص اپنے تمام مال کا چالیسواں حصہ مہارتین زکوٰۃ میں تقسیم کرنا جب مال ہر سال گزر جاتا ہے۔

۱- حاملین نصاب کون ہیں:

۱- وہ شخص جس کے پاس سونا ساڑھے سات تولہ ہو یا چاندی ساڑھے باون تولہ یا ان کی برابر کی قیمت ہو۔ اگر مال مویشیوں تو تم سے کم 5 اونٹ، 30 گائے یا بکریوں ہوں۔

۲- مصارف الزکوٰۃ کون ہیں:

جن کو زکوٰۃ دی جائے گی۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے آٹھ مصارف ذکر کئے ہیں ۱- فقراء ۲- مساکین ۳- مسافر ۴- حاملین الزکوٰۃ ۵- قرض طار ۶- مؤلفۃ القلوب ۷- اللہ کے راستے میں ۸- عمامین

۳- سال گزر چکا ہو:

اس رضا جاہر سال کا گزر جانا زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ اگر سال سے کچھ وقت پہلے مال بڑھ گیا یا ختم ہو گیا تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی

۴- کتنی زکوٰۃ آئے گی؟

ساڑھے سات تولہ سونا ہر چار دنوار زکوٰۃ ہوگی
ساڑھے باون تولہ چاندی ہر دو سو درہم زکوٰۃ ہوگی۔
۳۱ پانچ سے چالیس اونٹ ہر ایک بکری زکوٰۃ ہوگی
تیس گائے ہر ایک گائے کا بچہ اور چالیس ہر ایک گائے کا بچہ
چالیس بکریوں ہر ایک بکری زکوٰۃ ہوگی۔
اس ہر احادیث میں مندرجہ تفصیل موجود ہے۔

زکوٰۃ کی اہمیت اور فلسفہ بیان کریں:

فرض عبادت ہے: زکوٰۃ کی سب سے بڑی اہمیت یہی ہے

کہ یہ وہ عبادت ہے جس کو اللہ رب العزت نے شرائط کے پورا ہونے کے ساتھ فرض قرار دیا ہے۔ قرآن و احادیث میں اس پر بجا طائر
موجود ہیں۔

قرآن سے استدلال:

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

۱- ”واقيموا الصلوة واتوا الزکاة“ (القرآن)

اور تم نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ کو ادا کرو۔

۲- ”وعما زرقنہم شیفتون“ (القرآن)

اور اس میں سے جو ہم ایتیں عطا کیا شرح کرتے ہیں

۳- اسی طرح مہاجرین زکوٰۃ کو بھی ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

فقراء، مساکین، مہاجرین، عاملین زکوٰۃ، مؤلفۃ العلوب
قرضداروں تو معافوں اور اللہ کے راستے میں نفلہ والوں کو رو۔

ان باتوں مبارکہ سے فرقہ کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ اللہ رب العزت نے انسان کو جو سال دیا ہے وہ جمع کرنے کے لئے نہیں دیا۔ اللہ رب العزت کو
خیر و اندوزی سنبھلنا پسند ہے، بلکہ اللہ رب العزت کو پسند ہے کہ انسان
اپنے سال میں سے کچھ حصہ صدقہ و خیرات کر کے اللہ کی رضا حاصل کرے

احادیث سے استدلال

احادیث میں نبی علیہ السلام نے زکوٰۃ کے فضائل کو تفصیل سے بیان فرمایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عبادت کی فرضیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

۱- "بنی الاسلام علی خمس ... (مسلم بخاری)

اسلام کی بنیاد پانچ عبادات پر ہے یہ کہ تم کو ایسی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس آئینہ اور رسول میں نماز کو قائم کرو، زکوٰۃ کو ادا کرو، رمضان کا روزہ رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو (منفق علیہ)

۲- اس کے علاوہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عاملین زکوٰۃ ملے کہ آج اور کیا کہ یہ سال زکوٰۃ کا ہے اور یہ سال مجھے یاد دہا گیا ہے۔ حضور علیہ السلام نے اس بیان کو ناپسند فرمایا اور اسکی مخالفت کی۔

ان احادیث سے زکوٰۃ کی اہمیت معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ سستہ و اہم عبادت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر تنگی اور مستحق کو پٹانے کے لئے یہاں سے منع فرما دیا یعنی لوگ زکوٰۃ کے ساتھ یہ نہیں دیں یہ ان پر بھاری گزراں گا تمہیں اس مستحق کی وجہ سے وہ زکوٰۃ دینا نہ چھوڑ دیں۔

عقل سے استدلال

اب اگر انسان اپنی عقل و دانش کو استعمال کرتا تو وہ اس عبادت کی اہمیت سمجھ سکتا ہے کہ گردش دولت کس قدر اہم ہے اور

مہینت کی کٹرفی کے لئے ، اگر مال ملک کے چند لوگوں میں محدود رہے گا تو اس مہینت پر منفی اثر پڑے گا اور دیمانڈ اور سپلائی کا معاملہ ہی دستبر ہوگا۔ اور دوسرا یہ کہ اہم اہم کٹرفی ہونا چاہئے گا اور کٹرفی غیر یاب آہ اس لئے ضروری ہے کہ غیر یابوں کو بھی فائدہ پہنچایا جائے اور توازن کو برقرار رکھنے کی کوشش کی جائے۔

روحانی، اخلاقی اور سماجی فوائد:

روحانی فوائد:

۱- اطاعت الہی: سب سے پہلا اثر جو انسان پر ہوتا ہے کہ وہ زکوٰۃ کو اللہ تعالیٰ کا ایک حکم مان کر ادا کرتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جس کو ادا کرنا واجب ہے۔

۲- خوف خدا: انسان کے دل میں اس چیز کا خوف ہوتا ہے کہ وہ

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اسے ناراض نہ کرے وہ انسان مال کی محبت کے باوجود صرف اپنے خدائی ناراضگی کے خوف سے زکوٰۃ کو ادا کرتا ہے اور آخرت میں اس مال کی جو ابدی کا خوف ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: **وَاتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ (القرآن)**

ترجمہ: وہ مال کی محبت کے باوجود مال دیتے ہیں۔

۳- شکر الہی: انسان کی آداب العزت سے بجا تعجبوں سے تراز ہے

ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے کئی طریقے ہیں ، یا تو نوافل ادا کر کے یا جمع اعمال کر کے۔ انسان کو جو مال عطا کیا گیا ہے وہ تشکر

اس مال کو اللہ تعالیٰ نے ان بندوں پر خرچ کرتا ہے جو ان نعمتوں سے محروم ہیں۔

۴۔ **محبت خداوندی:** انسان اللہ کی محبت میں اس کے ^{صلوں} اور اس کے رسول کے عملوں کی تعمیل کرتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔

ان لکنم تحبون الله فاتبعوني (القرآن)

ترجمہ: اگر تم لوگ خدا سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔
معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم کی تعمیل سے خدائی محبت حاصل ہوتی ہے۔
اور زکوٰۃ کا ادا کرنا بھی ان عملوں میں سے ایک حکم ہے۔

اخلاقی فوائد:

۱۔ **بخل کا خاتمہ:** بخل اور کٹیجوسی انسان کے اخلاق پر ایک گھبہ ہے اللہ تعالیٰ کو اسراف اور تبذیر دونوں ناپسند ہیں۔
قرآن پاک میں اس سے منع فرمایا ہے: ”اور تم بخل نہ کرو“
جب انسان زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو وہ بخل کی صفت سے نکل جاتا ہے

۲۔ **فخر و تکبر کا خاتمہ:** زکوٰۃ کا ادا کرنا اس بات پر دلیل ہے جو انسان اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ وہ کچھ بھی اس کے پاس ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور جس چیز کے بارے میں وہ خود جواب دہ ہے اس پر فخر و غرور نہیں ہے۔ بلکہ اس کو خدا کے بندوں میں تقسیم کر کے وہ استنماوت کی صفت میں آجاتا ہے۔

۳۔ محبت و احساس کا جذبہ: انسان کے دل میں دوسروں کو لوگوں کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ ان کی مدد کرنے سے ان کا دل بہتا ہے۔ وہ کسی بھی انسان کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ صلہ رحمی و خیرات کا بھی اہتمام کرتا ہے۔ اور ان لوگوں کی صفحہ میں کھڑا ہوتا ہے جن کے لئے حسرت میں "الید العلیا خیر من الید السفلی" کا نکتہ آتا ہے۔

زمان رسول ہے: الید العلیا خیر من الید السفلی۔

ترجمہ: دینے والا ہاتھ سینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

سماجی فوٹو:

۱۔ اخوت و ایثار: جب انسان ایک معاشرے میں رہتا ہے تو وہ اس کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ معاشرہ مختلف لوگوں کے ساتھ ہوتے سے بنتا ہے۔ اور جب لوگ ساتھ رہتے ہیں تو سب برابر نہیں ہوتے، اہم اور غریب اور درمیان طبقہ کے لوگ ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے لوگوں کے دل میں اپنے ہاٹیولا کے لئے اقوت و ایثار کا جذبہ ہوتا ہے۔ ان کے دکھ اور درد کا خیال ہوتا ہے۔

۲۔ جراثیم کی کمی: جب لوگ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور ان لوگوں کا احساس کرتے ہیں تو پھر معاشرہ میں جرم کم ہوتے ہیں۔ ان غریب لوگوں کو اپنا پیٹ پانے کے لئے چوری چھاری کا رشتہ اختیار نہیں کرنا پڑتا۔

۳۔ گردش دولت: مال و دولت چند یا ہزاروں مل محاور میں رہتا ہے، گردش کرنا ہے جب سامنے لوگ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو

غریبوں کو انصاف ملتا ہے۔ ہر غریب کو بھی جا کر اپنے لئے سامان خریدتا ہے۔
 میں جس سے ڈیمانڈ میں انصاف ہوتا ہے۔ ملک میں ڈیمانڈ سہٹی کا
 سلسلہ بہتر انداز میں چلتا ہے۔ مال امیروں کے پاس ڈھیر رہنے کے
 بجائے استعمال میں آتا ہے۔

ع۔ مینگائی کا خاتمہ:

مینگائی جو ان دن بڑھتی جا رہی ہے زکوٰۃ اس میں بھی کمی کا
 باعث بن سکتی ہے۔ اور مینگائی غریبوں کا لئے تو وبال جان
 ہے۔ اس لئے زکوٰۃ سے ان کو بھی حوصلہ ہوتا ہے۔

د۔ مویشی استیقام:

محبت کے لئے تو گورنمنٹ دولت بہت اہمیت کی حامل ہے۔
 ڈیڑھ انروزی محبت کو بہاد کر سکتی ہے۔ اور نبی علیہ السلام
 بھی ذیڑھ انروزی کو ناپسند فرمایا ہے۔ مویشی استیقام کے
 لئے ضروری ہے کہ مال و پیڑھ زکوٰۃ لہذا خیرات قطار کے طور
 پر غریبوں تک پہنچا رہے اور سووی نظام ختم ہو۔

خلاصہ الیٹ:

اس نام محبت سے واضح ہوا کہ زکوٰۃ بہت اہمیت کی حامل عبادت ہے
 اور اس کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر بہت اثرات ہیں۔
 اس کی ادائیگی اثر ہر انسان کرنے لگے تو روشن مستقبل ضرور ہوگا۔

اسلام میں خواتین کے حقوق پر جامع مہم:

جواب:

اسلام نے عورت کو جو عزت بخشی ہے وہ عزت کسی اور مذہب سے نہیں دی ہے۔ دور جاہلیت سے دیکھا جائے تو عورت کو بہت ذلیل و کمتر سمجھا جاتا تھا۔ بلکہ بیٹی کی پیدائش پر اس قدر حرجان کا مظاہرہ کیا جاتا تھا کہ ان کو زندہ دفن کر دیا جاتا ہے۔ اسلام نے انسانوں کو عورت کے مقام اور مرتبہ سے آگاہ کیا چاہے وہ میاں کے زویہ میں ہو، بیوی بیٹی یا بیسن کے زویہ میں ہو اسلام نے عورت کو بہت بلند مقام پر رکھا ہے اور نبی علیہ السلام نے اور صحابہ کرام نے غلطی ہی بنا دیا۔ اسلام نے عورت کو ہر وہ حق دیا جو کہ ایک انسان کو حاصل ہونا چاہئے، اس کی جان، مال، عزت کو بھی اتنی ہی اہم سمجھا جتنا کہ ایک انسان کی جان، مال اور عزت اہم سمجھی جاتی ہے اس کے ازدواجی حقوق کا خیال رکھا، اور سیاسی حقوق سے بھی محروم نہ کیا۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ عورت کے ان حقوق کو ادا کیا جائے۔

عورت کا مقام و مرتبہ قرآن و حدیث کی روشنی میں:

عورت بحیثیت ماں:

اسلام نے عورت کو ماں ہونے کی حیثیت سے جو عزت بخشی ہے اوہ جس مرتبہ پر رکھا ہے وہ مرد کو والد ہونے کی صورت میں نہیں حاصل۔ بسنتک والدت فضائل میں زیادہ ہیں مگر والدہ کی فضیلت و مرتبہ کی کوئی

مثال نہیں ہے۔ حدیث مبارکہ ہے جس میں حضور سے پوچھا گیا کہ والدین میں
کون افضل ہے فرمایا: مان۔ سوال کیا گیا پھر؟ فرمایا: مان۔ سبیری بارہی فرمایا
مان اور چوٹی مرتبہ فرمایا: باب۔

والدین کا ساتھ حسن سلوک کا حکم قرآن پانچوں کئی مقامات پر آیا ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ: **وَبِالْوَالِدِينَ إِحْسَانًا (القرآن) والدین کے ساتھ**
احسان والا معاملہ کرو

عورت بحیثیت بیوی:

عورت بیوی ہونے کی حیثیت سے بھی بدن عزت کی حامل ہے اور نبی علیہ السلام
کی علی زندگی سے ہمیں دلیل ملتی ہے کہ وہ کس طرح سے اپنی تمام
ازواج سے دل لگی کرتی تھی اور سب کا خیال رہتا تھا۔ گھر کے کاموں میں
ہاتھ بٹاتے تھی۔ ان کی عزت کرتے تھے۔ سفر پر جانا بیوتا تو قسم اندازی
کرتے تھے جبکہ نام آنا وہ ساتھ جاتی تھی کسی کی دل آزاری نہ ہوتی اور عہد
کے بوجھ سے ملنے جاتے تھے۔

قرآن پانچوں میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مَنْ لَبَّاسَ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لَبَّاسٌ لَهُمْ (القرآن)

ترجمہ: وہ تمہارا لباس میں اور تم ان کا لباس میں۔

وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا (القرآن)

ترجمہ: اور ہم نے تم کو جوڑوں میں پیدا کیا ہے۔

تس قدر فضیلت کی حامل ہیں یہ آیات بتا دیا کہ تم دو توں میں دوسرے
کے راز دار ہو، عورت مکتبہ نہیں ہے کہ اس کو دل کا حال ہی نہ سنا جائے اور
فرمایا کہ جوڑوں میں بنائے گئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ جوڑا مکمل دو سے

دو سے ہی ہوگا۔ اگر مرد ۲ ہم ہے تو طہون بھی اسم ہے۔ اور جوڑا بنانے کی وجہ
 ایک دو عشر آیت میں بتا دی: تاکہ چہرہ وہ اس سے آگے اور مرد اور عورت
 بنائے یعنی بغیر عورت کے ہاتھ تسلیں نس جمل سکتیں۔

عورت بحیثیت بیٹی:

فرمان نبی ہے کہ اگر کوئی مرد اپنی دو بیٹیوں کی پرورش کرے تو عظیم ثواب
 اور ان کو بیاہ دے وہ عیاشوں میں میرے ساتھ ایسے ہوگا اپنی دو انگلیوں
 کی طرف اشارہ بنا (شہادت اور درعیانی انگلی) یعنی اتنا قریب ہوگا۔
 چہرہ قرآن پات میں بیٹیوں کو زندہ دفن کرنے کی عاقبت آتی ہے۔
 اور اس کو استثنائی پر عمل نہیں کیا جائے جو کہ ظلم ہے۔

عورت بحیثیت بیسن:

عورت بیسن ہونے کی حیثیت سے عزت کی حامل ہے اس پر وہ واقعہ
 دلیل ہے کہ جب حضور احمدؐ میں پہلی اتھ علیہ وسلم کی رضاعی بیسن سہما
 کو گرفتار کرے لایا گیا تھا جو کہ بنو یزید قبیلہ سے جنگ کا وقت رہا
 بیوں تھیں۔ ان سے حضورؐ نشانی دکھانے کو کیا تو انہوں نے زخم دکھایا۔
 حضورؐ نے ان کے بٹے اپنے چادر بچھادی اور فرمایا کہ تم جاؤ تو
 یہاں رہ لو اور جاؤ تو واپس صلی جاؤ۔ حضورؐ انہوں نے واپسی کا کیا۔
 انہیں باعزت رخصت فرمایا۔

ان تمام احادیث سے اور آیات قرآنی سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کسی بھی اور چیز میں
 سوا اسلام میں اس کا مقام و مرتبہ نہیں بنا رہے۔

عورت کے عمومی حقوق:

جان کی حفاظت:

عورت کی جان بھی اس قدر قیمتی ہے جتنی کہ ایک مرد کی جان۔ بلکہ اسلام
نا ٹوکنگ کے موہوں پر عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرما کر عورت
کو اور عزت بخشی ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

من قتل نفسا متعمداً بخبره جہنم: جس نے جان بوجھ کر کسی

جان کو قتل کیا، اس کی سزا جہنم ہے۔ یہاں پر مرد عورت کے قتل
کی قید نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ عورت کی جان کی صرفت بھی وہی ہے جو
مرد کی جان کی ہے۔

مال کی حفاظت:

عورت اگر بہت مال و منافع والی ہے تو کسی کے لئے اس پر قبضہ کرنا
اسلام کی رو سے ناجائز ہے۔ جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں کیا
جاتا تھا کہ عورت کسی مال کی مالک نہیں رہتی تھی، اس کی حق
تلفی تھی تھی۔ اسلام نے صبراً جیسے شرائط سے اس کے مال
کا محفوظ ہونے کو تقویت دی ہے۔

عزت کی حفاظت:

عورت کی عزت و آبرو کی حفاظت کرنا اور اسکو ذلیل و رسوا نہ کرنا اس
کا اسلام سننی سے حکم کرنا ہے۔ بلکہ عورت کو بھی یہ وہ حکم اور
اس کے ستم کی تعیین کرتے واقع کرنا کہ وہ ایک محفوظ چیز
ہے۔ سورہ احزاب میں بیت واقع ہر انداز میں فرما دیا کہ:

ولا تبجن تبرج الجاہلیۃ الاولى والآخری پرانے دور کی عورتیں

کی طرح ظاہر ہو کر تم ہے۔ بعد کی آیات میں فرمایا کہ مردوں سے سختی سے
فلام کرے۔ مردوں کو نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا اور یہ سب اس لئے
کہ وہ محفوظ رہے۔

تعلیم کا حق:

عورت کو تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا گیا اور ہماری احکامات اس بات
پر کھلی دلیل ہیں۔ احکامات کا علم بعض احباب سے زیادہ ہونا تھا
وہ حضور علیہ السلام کی مجلس میں آتیں اور سوال جواب کرتی تھیں
اور ان کی محنت اور جدوجہد کی وجہ سے آج عورت سے متعلق
مسائل کے حل احادیث میں موجود ہیں۔

فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم: **طلب العلم فربہ علی کل مسلم ومسلمة:**
علم کا حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔
ہم کسی کو مبرا حق ہے کہ وہ عورت کو اس کے اس فرض سے محروم
آئے جیسا کہ اس دور میں کیا جاتا ہے:

عورت کے ادرواجی حقوق:

نکاح کا حق: بالغ عورت کو نکاح کرنے کا حق اسلام دیتا ہے اور
ہی اس میں دخل اندازی نہیں کر سکتا ہے۔ اور اگر
وہ نکاح نہ کرنا چاہے تو ذہب سے نہیں کر سکتا۔

خيار بلوغ: اگر وہ بلوغ سے پہلے نکاح کر چکا ہو تو بالغ ہونے کے
بعد عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنا نکاح برقرار رکھے
یا اس کو ختم کر دے۔

مہر کا حق: مہر عورت کا حق ہے بہ صورت ادا کیا جائیگا۔ مہر فی سے معاف کر سکتی ہے۔

۱۔ طلاق دینا چاہے تو پورا ادا کرے گا اگر محبت کے بعد سو۔

۲۔ اگر محبت سے پہلے یعنی نفاح کے بعد طلاق دے دیا تو بھی

نصف مہر کی مقدار سونگی

نان نفقہ کا حق: عورت کا نان نفقہ شادی کے بعد اس کے شوہر

کی ذمہ داری ہے۔ طلاق کے وقت حاصلہ ہو تو وضع حمل تک

نان نفقہ دے گا۔ **الرجال توأمون علی النساء:** ہم ذمہ دار ہیں عورتوں پر

خلع کا حق: عورت کو نفاح ختم کرنے کے لئے خلع کا حق حاصل

ہے اور اس کے بدلے میں وہ مہر معاف کرنا چاہے یا آجی اور

دینا چاہے تو دے سکتی ہے۔

وراثت کا حق: عورت شوہر کے مرنے کے بعد اس کے حصہ میں میراث

کی مقدار سونگی اور یہ حق اس کے کوئی نہیں چھین سکتا۔

عورت کے سیاسی حقوق:

ووٹ دینے کا حق: عورت کو اسلام نے ووٹ دینے کا حق

بھی دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے مشورہ کی کمیٹی سے

عبدالرحمن بن عوف کو عورتوں کی طرف بھیجا تھا کہ ان سے ووٹ

لیا جائے

عورت کو صیب پر عائد کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ام سلمہ بنت علی کو ایسے ہی
عائد کیا تھا ایڈمنسٹریٹو معاملات کو دیکھنے کے لئے .

عورت کا جنگ میں حصہ لینا:

عورت کو جنگ میں حصہ لینے کی بھی اجازت ہے اس میں بہت سے
واقعات ہیں جیسا کہ عورتوں نے جنگ میں حصہ لیا۔ حضرت صفینہ
کا یہودی کو مارنا۔ ام حرام کا بحری جنگ میں حصہ لینا وغیرہ .

خلاصہ الحديث:

ان تمام قرآن و احادیث کے دلائل کی روشنی میں واضح ہوتا ہے
کہ عورت کو سزا کے ساتھ اس قدر ناعزت بخشی ہے۔ قرآن یا آیت
ایسے سورت کا نام بھی "النساء" ہے۔ دور جاہلیت میں لوگوں کو
اس بات کی تعلیم دینا بہت ضروری ہے جو کہ دور جاہلیت کی طرح عورت
کو جوتی کی نوں پر اکھنڈے کی کوششیں کر رہے ہیں .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال نمبر ۵: خلافت کا مطلب کیا ہے۔ خلافت میں گورنمنٹس اور احتساب کی غایاں خصوصیات۔

جواب:

اللہ رب العزت نے انسان کو اپنا نائب اور خلیفہ بنا کر اس دنیا میں بھیجا ہے۔ انسان کو راہِ اُستقیم پر رکھنے کے لئے اسے اس دنیا کا سلسلہ جاری کیا اور پھر نبی علیہ السلام پر یہ سلسلہ تمام نبیوں کے لئے بھی جاری کیا۔ نبی علیہ السلام نے تبلیغ کا کام سنبھالا۔ حکومت کرنے کے لئے جس کو چاہا ان کو خلیفہ بنا دیا کہ وہ اس دنیا میں نبی علیہ السلام کے بعد حکومت کو سنبھالیں گے۔ چار مشہور زمانہ خلیفہ جس کی خلافت کی مثال دی جاتی ہے ان کے عہد خلافت کی کچھ غایاں خصوصیات تھیں اور ان میں سے کئی غایاں آئے حکومت کرنی چاہے۔ انہوں نے حکمرانی کرنے کی بنیادی اصول بنادیں اور احتساب کا بھی واقعہ کر دیا کہ کہتا ہے وہی ہے پھر سلطنت کے لئے۔

خلافت کا مطلب:

خلافت خلف سے مشتق ہے یعنی سبھی آنا۔ خلیفہ اس کو کہتے ہیں جو کسی کے سبھی آئے۔

اصطلاح میں خلیفہ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کے بعد مسلمانوں پر خلافت پانچ حکمرانی کرنا، قرآن اور سنت کے احکامات کی روشنی میں ایک اسلامی صلت پر۔

کورٹنٹس اور احتساب کی نمایاں خصوصیات:

احتساب کا مطلب ہے کہ کسی شخص کا حساب اٹھانا۔ نظریہ تھا کہ احتساب کرنے والے کو محتسب کہتے ہیں۔

حدیث مبارکہ: کلامہ اع وکلکم مسئول عن رعیتہ میں ترجمہ: تم سب سے سوال کیا جائے گا تمہاری رعایا کے بارے میں۔

حضرت ابو ذر سے فرمایا کہ تم اپنے معذور آدمی جو ان کو بھی معاملات سے دور رہو۔

احتساب سیرت نبی علیہ السلام سے:

① حاملین کا احتساب: زکوٰۃ کا حامل حضور کے پاس مال رکھتا تو اس سے بتایا کہ یہ صدقہ کا مال ہے اور یہ پیام کا - حضور نے پیام لیتے کو خائبہ فرمایا اور منع کر دیا۔

② ناجروں کا احتساب:

حضور ﷺ نے اپنے عزیز مار لیٹ سے گزرتے ہوئے ایک شخص کے آگے سے ہاتھ ڈالا وہ گسلا تھا وہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ بارش کی وجہ سے یہاں حضور نے فرمایا کہ مجھ سے بھاگ کر بچو یعنی چھٹاؤ مت۔

فرمان ہے کہ جس شخص کو دبا وہ ہم میں سے نہیں۔

خلفاء کے زمانے میں احسان و ایثار کا بے انتہا ہونا

علاء الدینی میں:

① حد کا معاملہ میں:

عورت نے زنا کا ثبوت فرمایا تو فرمایا کہ اگر کسی اور سے زانیہ نہیں کیا ہے تو
خاصوش رصیو اور توہم استغفار کرو۔

یعنی نرمی والا معاملہ فرمایا۔ حور سے جس حد تک چھینا ممکن ہو سکتا ہے

② منکرین زکوٰۃ کے ساتھ سختی:

فرض عبادت کے انکار کرنے والوں کے ساتھ صغیر صغیر نے جنگ
کا اعلان فرمایا۔

علاء فاروقی میں:

① ابو موسیٰ اشعری کا معلوم ہوا کہ 60 سفیر لکھے ہیں حکومت
زبیر بن عوفیہ کے حوالے کی ہے لہذا ہانزی کو کھانا پینا ملتا
لہذا شہر میں دیا جاتا ہے جو لوگوں کو مسہم نہیں ہوتا۔ اس کے بارے
میں پوچھا تو پہلی جواب توں ہی دیا بتا دی۔ تیسری ہی نہ دی تو
ہانزی لے کر گئے۔

② حضرت عمر سے پوچھا گیا کہ سب کو مال میں سے ایک ایک چادر
ملی ہے تو آپ کے پاس دو چادر ہیں کیونکہ میں انہوں نے
بتایا کہ ایک چادر ان کے بیٹے کی ہے۔

ان معاملات پر نظر ہوتی تھیں جو ان کے دور میں نظر انداز کیے جاتے تھے

③ حج کے موقع پر شفا باری کی اجازت تھی۔ لوگ شکاریات لگاتے اور
حضرت عمر ان کی شکاریت دور کرنے

عہد عثمانی میں:

① خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک غلطی کی وجہ سے معزول کر دیا۔

② ایک گورنر کے سبب سینے کا علم ہوا تو اس کو پھرنے سے نہ ہرف
پڑایا بلکہ عام کوڑے بھی گھوائے۔

عہد علی میں:

ایک گورنر نے محل تعمیر کروایا اس کے باہر دیوار لگا دی کوئی آجائے
سکے۔ حضرت علیؑ نے دیوار جلا دی۔

خلافتِ البیت:

خلیفہ کے لئے چھ امیدوار تھے کہ وہ اپنے مانتے گورنر پر نظر رکھے۔
اور ان کی تصدیق کرے۔